ہندوستان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار - رجسٹرڈ ایں نمبر

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے دو روپیہ عام
ششماہی عہ - امراء سے امتیازی قیمت پانچ روپیہ صفحہ
ایسے حضرات کے اسمائے گرامی اخبار کے سرپرستوں
کی فہرست میں لکھے جائینگے - اس کے علاوہ جو کچھ
دیں وہ عطیہ تصور ہوگا -

نور

بھلے النور ہمیں نشاء

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب سے ہر پیر کو شائع ہوتا ہے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر
اسکی فضیلت بیان کرنا -
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے
بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا -
(۴) حضرت بابا نانک کی تعلیم کو سکھ صاحبان
میں پہونچا کر انہیں دعوت اسلام دینا -
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی -

KHILAFAT LIBRARY

موخہ ۳ مارچ ۱۹۱۷ء

جلد ۸ | ایڈیٹر - شیخ محمد یوسف - سابق سورن سنگھ - ددوان ! | نمبر ۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ربّا میرے اوگن چیت نہ دھریں
اوگنہاری نوں کوئی گن ناہیں
ہاں
لوں لوں عیب بھریں

یہ معرفت میں ڈوبی ہوئی آواز آج سے کچھ صدی پیشتر ایک خدا کے پیارے بھگت نے ہندوستان میں بلند کی تھی - جس سے تمام ہندوستان گونج اٹھا - اور اس سے بھی بہت پیاری آواز خدا کے ایک برگزیدہ نے بہت پیشتر دکھوں بھری دنیا کو ہٹلری گیت بلند کی تھی - جس سے وہ گردونواح نور سے منور ہو کر جگمگ جگمگ کر اٹھا - اور اس پیاری آواز کو قرآن مجید و فرقان حمید نے اسطرح ادا فرمایا ہے :-

ان لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین

بظاہر دیکھنے کو یہ آیۃ کریمہ نصف سطر کی عبارت ہے - مگر اس میں عبد اور معبود کے فلسفہ کو کوٹ کوٹ کر بھرا گیا ہے خالق اور مخلوق میں جو یہ آیۃ کریمہ مابہ الامتیاز پیدا کرتی ہے اور ہر دو کے درجات پر جو روشنی ڈالتی ہے - بیشک دنیا کے کل مذہبی صحایف کی پڑتال ایک سرے سے دوسرے سرے تک کر جاؤ - مگر آپ کو یہ فلسفہ عبد و معبود - خالق و مخلوق سوائے قرآن مجید کے اور کہیں بھی نہیں ملیگا - یہی فلسفہ تھا جو میرے پچھلے دنوں کی مشکلات میں میری آسانی کا موجب ہوا ہے - یہی وہ منتر تھا جس نے مجھ سے دکھوں سے بھرے ہوئے خوف کو ایسا دور کیا سمجھو کہ خوف صورت شیطان کو دور کرنے والا یہ لاحول تھا - یہی وہ نور تھا جس نے گھٹا ٹوپ ظلمت میں میرے لئے ہدایت یا شمع کا کام دیا - اور جس کے ورد سے میرا سینہ نور سے منور ہوا - سچ سمجھو جبکہ مجھے دکھوں اور ظلمتوں نے ایرانی فلسفیر کا یہ نظارہ -

شب تاریک و بیم و موج گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا -

جسکا کسی پنجابی نے یہ ٹھیک ترجمہ کیا ہے :-

رات اندھیری گھمن گھیری بہو ٹھاٹھاں دا مارے
اوہ کی جانن حال اساڈا جیہڑے وسدے ندی کنارے

قرآن مجید کی یہی مطہر اور پاکیزہ تعلیم تھی جسنے مجھے ایسے دکھوں اور مصائب سے بھرے ہوئے گرداب سے نکالا - مجھے وہ وقت ٹھیک یاد ہے اور بہت مدت تک یاد رہے گا مئی کا مہینہ تھا - گرمی نے ابھی زور نہیں پکڑا تھا - بعد درس میں حسب معمول باہر سیر کے لئے گیا - نماز مغرب مسجد نور میں ادا کی - چاندنی رات تھی سیر سے طبیعت سیر ہوئی تین چار میل کا چکر لگانیکے بعد گھر میں واپس آیا تو مرحومہ بیوی نے مجھے کہا کہ حضرت صاحب کا پیغام آیا ہے کہ صبح تم نے لکھنؤ جانا ہوگا - اشاعت اسلام کا کام تو سمجھو خدا کے فضل سے میرے روح کی غذا ہے - ایک بھوکے آدمی کے لئے اُسے من بھاتا کھانا جسے بڑھ کر اور کونسا امر خوشی کا موجب ہو سکتا ہے صبح اٹھکر میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ لکھنؤ میں میاں کبیر الدین صاحب کی بھانجی کی شادی ہے وہ اس تقریب پر تبلیغ بھی کروانا چاہتے ہیں - اسلئے آپ اور مولانا سید سرور شاہ صاحب آج ہی روانہ ہو جائیں تو وقت پر پہونچ سکیں گے - میں اس روز ۱۲ بجے مولانا مکرم کے ہمراہ

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین چھپکر شیخ محمد یوسف کیلئے قادیان سے شایع ہوا -

ہو لیا۔ کلکتہ میل پر سوار ہوئے۔ جو دوسرے روز ۹-۱۰ بجے کے قریب ہمیں لکھنو لیگئی۔ آگے سٹیشن پر دوست موجود تھے۔ سلسلہ عالیہ کے پرانے اور مخلص و پرجوش ممبر جناب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی بھی وہاں پہونچگئے جب ہم اس تقریب سے فارغ ہو کر واپس آنے لگے۔ تو پہلا یہ کیسا ہو سکتا تھا کہ خانصاحب ہمیں ایک دو روز ٹھہرائے بغیر آنے دیتے؟ راستہ میں آنجہانی کے اسٹیشن پر اتار لیا۔ سٹیشن سے تقریباً تین چار میل کے فاصلہ پر شاہ آباد ہے شاہ آباد کی آبادی بھی عجیب قسم کی ہے۔ اگر اس آبادی کو پھیلی ہوئی کی بجائے بکھری ہوئی کہا جائے تو زیادہ موزون ہوگا۔ خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا۔ سٹیشن پر خانصاحب کے صاحبزادگان معہ گاڑیوں کے موجود تھے اور ہم ٹھیک دوپہر کے وقت شاہ آباد میں پہونچے۔ اگرچہ گرمی بڑی سخت تھی۔ مگر خانصاحب کی کوٹھی ایسی عمدہ جگہ واقع تھی۔ کہ اگر اسے اس گرد و نواح کا شملہ کہا جاوے تو بیجا نہ ہوگا۔ ہمیں بہت آرام و سکھ نصیب ہوا۔ سمجھو کہ قدرت کے ہاتھوں نے ہمیں تنور سے نکالکر سرد خانہ میں رکھ دیا۔ جبکہ ہمیں لکھنو میں مارے شدید گرمی کے ایک منٹ سونا نصیب نہیں ہوتا تھا۔ خانصاحب کے ہاں رات کے وقت ہمیں پتلا سا کپڑا اوڑھنے کی ضرورت پیش آئی۔ اور ہم گھوڑے بیچکر سوئے۔ رات کو میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ

میرے گھر کے ایک کمرہ کے شہتیر کے نیچے سے
ستون نکل گیا ہے۔ میں ابھی خوف میں ہی تھا کہ
کسی نے جھٹ دوسرا ستون دیدیا ہے

مگر میرا ماتھا اس وقت ٹھنک گیا کہ خدا خیر کرے۔ میں نے یہ خوفناک خواب مولانا کو سنایا تو مولانا نے کہا۔ تکلیف ہے مگر انجام اچھا معلوم ہوتا ہے۔ خیر ہم دوسرے روز وہاں سے روانہ ہوئے۔ جب میں دوسرے روز گھر پہونچا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرا گھر ان ڈور پیشنٹ کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ گھر میں میری بیوی بیمار ہر دو بچے بیمار۔ مگر میں قربان جاؤں اپنے آقا نامدار حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے کہ جب حضور کو یہ علم ہوا۔ کہ میرے بال بچے میری عدم موجودگی میں بیمار ہیں تو حضور از راہ کرم باقاعدہ ڈاکٹر بھیجتے رہے۔ خیر جب میں نے گھر کی حالت یہ دیکھی۔ اور ساتھ ہی اس خواب کا خیال آیا۔ تو حیران سا رہ گیا۔ گرمی خاصی تھی۔ دوپہر کا وقت راہ کی کوفت کو ایک منٹ کیلئے بھی خاطر میں نہ لایا۔ اور اسی وقت اسباب وغیرہ رکھوا کر فوراً ڈاکٹر کے ہاں گیا دوائی وغیرہ باقاعدہ کراتا رہا۔ بچہ کی حالت دن بدن زیادہ خطرناک ہوتی گئی۔ علاوہ شدید بخار کے سخت پیچش لگ گئی۔ اور دن میں پچاس پچاس دفعہ پاخانہ کی حاجت ہو۔ حیران کہ خدایا کیا کیا جاوے۔ اللہ تعالےٰ کے حضور رو رو کر دعا کی۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام کے یہ پاک اور مطہر الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے۔ وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ماہ رمضان میں میں نے تہجد میں بہت رو رو کر دعا کی بعد میری چند منٹوں کے لئے آنکھ لگ گئی تو میں خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میں اپنے پہلے گاؤں کے بازار میں کھڑا ہوں اور چند آدمی مجھ سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہیں۔ اچانک ایک خوفناک بلا جسکی صورت لنگور اور سؤر کے درمیان ہے نمودار ہوئی جس میں حد سے زیادہ تیزی ہے اور وہ اس قدر خوفناک ہے جس آدمی کے ساتھ چھو جاتی ہے وہ اس قدر زور زور سے چیخنے لگتا ہے۔ سمجھو کہ ایک خطرناک آگ ہے جو تمام دگ و ریشہ کو جھلس رہی ہے۔ یہ حالت دیکھکر مجھ پر بھی ایک عجیب وحشت طاری ہوئی۔ اور میں بے تحاشا گھر کی طرف دوڑنے لگا۔ اور جلدی سے گھر کا راستہ بھولکر دوسرے گھر میں چلا گیا۔ اور اہل خانہ کو بیدار کیا کہ شہر میں ایک بلا آئی ہے اپنے دروازے بند کر لو!۔ اور میں نے خود ہی دروازے بند کرنے شروع کر دیئے۔

ابھی میں جانب شرق کا دروازہ بند ہی کر رہا تھا کہ وہ بلاء ایک جست لگا کر میرے پاس پہونچ گئی۔ اور میں بہت ڈرا کہ ابھی یہ بلاء مجھے ہڑپ کر جائیگی۔ مگر کیا دیکھتا ہوں کہ وہ بلاء میرے عین قریب آکر کھڑی ہو گئی۔ اور اسطرح معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ سوچ رہی ہے۔ کہ مجھے یہاں نہیں آنا چاہیئے تھا۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھلگئی اور مجھے یقین ہو گیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ بچہ کو آرام آجائیگا چنانچہ خدا کے فضل سے چند دنوں میں ہی بچہ کو آرام آگیا مگر اسکی والدہ کا یہ حال تھا کہ دس بارہ روز بخار رہا اور پھر اتر گیا۔ دس بارہ روز کے بعد پھر بخار ہو گیا۔ مئی سے لیکر تادم آخر یہی سلسلہ جاری رہا۔ جس روز میری بیوی فوت ہوتی ہے۔ اس سے چار پانچ روز پہلے ہی کرب عظیم تھا۔ حیرت کی بات یہ کہ نہ کوئی اس کا رشتہ دار اور نہ کوئی میرا رشتہ دار نہ ساس نہ نند نہ بہن نہ بھائی۔ عورتوں کی خبر گیری عورتیں ہی کر سکتی ہیں۔ اور پھر خصوصاً ایام زچگی میں بیچارے مرد اس امر سے قطعی ناواقف ہوتے ہیں۔ آہ حیرت در حیرت کہ انہیں ایام میں جبکہ میری بیوی کرب عظیم میں مبتلاء ہے۔ میرا منجلا بچہ محمد موسیٰ نامی جسکی عمر ۲½ سال کی ہے وہ سخت بیمار ہو گیا۔ اور شدید چیچک نمودار ہوئی۔ ایکطرف بچہ کراہ رہا ہے منٹ منٹ کے بعد اسے دست آتے ہیں۔ دوسری طرف بیوی کی حالت دم بدم بگڑ رہی ہے۔ کوئی پاس پانی دینے والا نہیں ہے۔ اگر میں حکیم کو بلانے کیلئے جاتا ہوں تو پیچھے دونوں بیمار پانی کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ اگر میں دوائی لینے کو جاتا ہوں تو بیمار بستر علالت پر بیطرح کراہ رہے ہیں۔ اے خدا یہ نظارہ دشمن کو بھی نہ دکھلاؤ کسقدر خطرناک حالت ہے اور کسقدر بھیانک نظارہ۔ نہ کوئی میرا رشتہ دار اور نہ کوئی میری بیوی کا رشتہ دار ہے۔ جو اس بپت میں خبر گیراں ہو۔ یا اس مصیبت میں حصہ لے۔ اس بے سر و سامانی کی حالت میں حضرت زکریا علیہ السلام کے دکھوں سے نجات دینے والی دعا زبان پر جاری ہوتی ہے۔

"وَذَكَرِيَّاۤ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ"

اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کر دعا کرتا ہوں وہ خدا جو لنگڑوں کو پاؤں دیتا ہے وہ خدا جو لولوں کو ہاتھ دیتا ہے وہ خدا جو اندھوں کو آنکھیں دیتا ہے۔ وہ خدا جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے وہ خدا جو نیستی سے ہستی میں لاتا ہے۔ اے ایسی قدرتوں والے خدا مجھے ان دکھوں سے نکال۔ اس دعاء کے بعد میں رات کو کیا خواب دیکھتا ہوں

KHILAFAT LIBRARY

کہ میرے سامنے ایک عورت لائی گئی ہے وہ میرے ساتھ منکوحہ عورت کی سی بے تکلفی کرتی ہے۔ یہ خواب میں جمعرات کو دیکھتا ہوں۔ اس خواب کی یہ تفہیم میرے دلمیں ڈالی گئی کہ میری یہ بیوی نہیں بچیگی۔ صبح اٹھکر میں دیکھتا ہوں کہ بظاہر میری بیوی کی حالت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ دس بجے کے بعد حالت پھر بگڑنی شروع ہوگئی دوا درمل کیلئے کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا گیا۔ مگر گھڑی کا کیا دارو؟ ہر آن حالت نازک اور نازک ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ جمعہ کے دو گھنٹے بعد میری بیوی نے کہا کہ تنہائی میں میں آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ ایک دو عورتیں جو تیمارداری کے لئے بیٹھی ہوئی تھیں ان کو اٹھایا گیا۔ آہ وہ تنہائی میں جو بات میری بیوی نے کہی وہ مجھے کبھی بھی نہیں بھولے گی۔ اور تادم آخر ویسی ہی تازہ رہے گی جیسی کہ اس وقت تھی۔ مرنے کے پانچ منٹ پہلے میری بیوی نے جبکہ اس کے ہوش و حواس قطعی قایم تھے میری طرف مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا اور کہا کہ "اچھا پیارے خاوند بولیا چلیا معاف اب رخصت" مجھے پھر بھی یقین نہ آیا کہ اس قدر جلدی میری بیوی جدائی کا صدمہ دیجائے گی۔ مگر پانچ منٹ کے بعد میری بیوی اس جہان سے ایسی رخصت ہوئی کہ اب دنیا کی کوئی طاقت اسے ایک طرفۃ العین کے لئے بھی واپس نہیں لاسکتی۔ آہ اس وقت میری آنکھوں کے سامنے اندھیر چھا گیا۔ ایک طرف چھ روز کا بچہ ٹٹیا رہا ہے جسے ایک وقت بھی اپنی والدہ کا دودھ نصیب نہیں ہوا۔ دوسری طرف ۲½ سال کا بچہ بعارضہ چیچک شدید بلک رہا ہے۔ جسے پانچ پانچ منٹ کے بعد اسہال آتے ہیں۔ تیسری طرف دو چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے ہیں۔ آہ میں یہ دکھوں کا بھیانک نظارہ دیکھتا تھا اور ماتھا پکڑ کر بیٹھ جاتا تھا۔ کنبہ داری کا ایسا دردناک نظارہ خدا کسی کو بھی نہ دکھلائے۔ اس دکھ بھری حالت میں بیساختہ میری زبان سے یہ فریاد نکلتی ہے کہ خدایا اگر گنہگار ہوں تو بھی تیرا اگر سیاہ کار ہوں تو بھی تیرا۔ اگر فاسق ہوں تو بھی تیرا۔ اگر فاجر ہوں تو بھی تیرا۔ غرضیکہ جو کچھ بھی ہوں تیرا ہی ہوں۔ تیرا در چھوڑ اور کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں +

نہ کر دھیان میرے جرم و گناہ بے حد پر
الٰہی تجھکو غفور الرحیم کہتے ہیں
کہیں کہیں نہ تجھے دیکھ کر عدو میرے
یہ اس کا بندہ ہے جس کو کریم کہتے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی جو ہمیشہ سے اس گنہگار پر نظر تلطف رکھتے ہیں اور ہر ایک دکھ کے وقت میں ان کی شفقت کا ہاتھ میرے سر پر رہا ہے۔ حضرت نے ایک عورت کو بھیجکر نوزائیدہ لڑکی کو اپنے ہاں بلالیا۔ لڑکی کا جانا تھا کہ میرے سر سے منوں بوجھ اتر گیا۔ اور میری چھاتی پر جو سومن کی سل پڑی ہوئی تھی سمجھو کہ مہربان ہاتھ نے اسے سرکا کر مجھے دم لینے کا موقعہ دیا۔

ہر ایک کنبہ دار یہ اندازہ بخوبی لگا سکتا ہے۔ کہ ایک طرف ابھی ابھی ایک گہرا رفیق جو دکھ کے وقت میں یار غمگسار تھا ہمیشہ اور ہمیشہ کیلئے جدا ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف ایک لڑکا چیچک میں سخت بیمار ہے۔ دو لڑکے والدہ کی جدائی سے سخت بیتاب ہو رہے ہیں۔ کوئی روٹی پکانے والا نہیں۔ میرے لئے تو اس وقت روٹی کی جگہ غم کھانے کے لئے کافی اور وافی تھا مگر بیچارے بچوں کی حالت شدید قابل رحم تھی۔ اس دکھ کی حالت میں جناب سید عبدالمجید صاحب پوسٹماسٹر قادیان کا تہ دل سے ممنون و شاکر ہوں کہ وہ ایک خاصہ وقت اپنے گھر سے میرے لئے کھانا پکوا کر لاتے رہے اور میرے بچوں کو اپنے گھر میں اس محبت کے ساتھ بھلائے رکھا۔ کہ والدہ کا صدمہ ان کو کم محسوس ہوا میری دردِ دل سے یہ دعا ہے کہ خدا میرے اس محسن کو احمدیت کے سرچشمہ سے مستفیض فرماوے آمین ایسے ہی میں منشی ابراہیم صاحب محرر الفضل کی والدہ کیلئے تہ دل سے دعاگو ہوں۔ جس نے ایسی حالت میں میرے ساتھ مہربان والدہ کا سا سلوک کیا اور میرے چھوٹے بچے کو چیچک کی حالت میں سنبھالے رکھا۔ اللہ تعالیٰ میرے ان محسنوں کو جزائے خیر دے۔

میرے ایک دو نہایت قریبی رشتہ داروں نے اس وقت مجھے قطعی جواب دیدیا۔ ایک رشتہ دار تو چند روز ٹھہرا اور مجھے دکھوں میں چھوڑ کر چلا گیا۔ دوسرے رشتہ دار نے جو اس سے پہلے چار یا پانچ سال میرے پاس رہ چکا تھا۔ اس دکھ کی حالت میں ٹکے سا صاف جواب دیدیا کہ میرے باپ نے مجھے یہ کہا تھا کہ اب ہمارا تمہارا کوئی رشتہ نہیں۔ وہ تو یہ جواب دیکر یہ جا وہ جا۔ ہمارا جہ بہر تھری جی کہتے ہیں کہ دوست کی پہچان دکھ کے وقت ہوتی ہے۔ ایسا ہی حضرت سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست
در پریشاں حالی و درماندگی

مگر ایسے وقت میں خدا کو تو میرے بت توڑنے منظور تھے۔ اور خالص توحید پرست بنانا منظور تھا۔ دو رشتہ داروں کے بت جو واقعی دنیوی نکتہ خیال سے بہت ہی اقرب رشتہ دار تھے ان کے بت میرے دلمیں کھٹکتے تھے۔ کہ اس آڑے وقت میں وہ میرے کام آئینگے۔ ایک تو دکھوں بھری حالت میں چھوڑ کر الگ ہو جاتا ہے۔ دوسرا گھر میں قدم رکھتے ہی کہدیتا ہے کہ اب ہمارا اور تمہارا کوئی رشتہ نہیں رہا۔ الصد الصد!! اگر کوئی دنیادار ہوتا تو اس وقت ماتھا پکڑ کر بیٹھ جاتا۔ مگر وہ آدمی جسنے حضرت مسیح موعود کا چہرہ دیکھا ہو۔ جس نے حضرت خلیفۃ المسیح اول اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحبت بابرکت سے یہ سبق پڑھا ہو کہ بت پرستوں کی قسمت میں ہی یہ لکھا ہے کہ ان کے بت ٹوٹیں۔ اور انہیں بتوں سے مایوس ہونا پڑے۔ ہاں اسکے مقابلہ میں توحید پرست کبھی مایوس نہیں ہوگا کیونکہ قرآن مجید فرماتا ہے:۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ یعنے خداوند تعالیٰ کی رحمت سے مومن کبھی بے امید نہیں ہوتے۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ محمود غزنوی کو سومنات کا بت توڑتے وقت وہ خوشی حاصل نہیں ہوئی ہوگی۔ جو مجھے دو رشتہ داروں کے بت ٹوٹنے سے ہوئی۔ میرا توحید پر ایمان بڑھا۔ کہ اے خدایا تو معاف فرما یہ میری غلطی تھی کہ میں نے تیرا فراخ دروازہ چھوڑ کر تنگ دروازوں کی طرف نگاہ رکھی۔ یہ میری غلطی تھی۔ کہ میں نے خالق کو چھوڑ کر مخلوق کی طرف نظر دوڑائی۔ تو مجھے معاف کیجیو۔

اور میرے ان خطاؤں کو نظر میں نہ لایئو۔

ربا میرے اوگن چیت نہ دھریں!
اوگن ہاری نوں کوئی گن ناہیں!!

نوں نوں عیب بھری

KHILAFAT LIBRARY

وہ میری اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہوتی ہے۔ اور دکھ کا جون ٹوٹتا ہے۔ سکھ اور آرام کی دیوی فردوس بریں کے دریچہ سے جھانکنا شروع کرتی ہے۔ حضرت نوح علیہ السلام کے مظہر اور پاک فقرات کا نظارہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ ونوحا اذ نادی من قبل فاستجبنا لہ ونجیناہ واھلہ من الکرب العظیم ط اور نوح کو ہدایت کی جس وقت کہ پکارا پہلے اس سے۔ پس قبول کیا ہم نے واسطے اس کے پس نجات دی ہم نے اس کو اور اہل اس کے کو سختی بڑی سے۔ اوسی روز

میں رات کیا خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک سمندر میں کشتی پر سوار ہوں۔ جہاں تک نظر جاتی ہے نیلا نیلا سمندر ہی سمندر نظر آتا ہے۔ اور یہ نظارہ دیکھکر میرا دل سہم رہا ہے اور اس کشتی کا ملاح اکرم نامی ایک شخص ہے۔ اور عین سمندر کے درمیان جاکر ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ تمہیں اس کشتی سے اترنا پڑے گا۔ اور دوسری کشتی پر سوار ہونا ہوگا۔ میں حیران ہوں کہ ایک طرف سمندر ہی سمندر۔ دوسری طرف ایک کشتی سے پھلانگ کر دوسری کشتی پر جانا کارے دارد والا معاملہ اس وقت۔ فلاسفر ایرانی کا یہ شعر میرے سامنے آگیا

شب تاریک و بیم و موج گرداب چنیں حائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا۔

ہمارا ملاح زور دیتا ہے کہ نہیں نہیں ضرور اس کشتی سے اترنا ہوگا۔ چنانچہ میں اس کشتی سے اتر کر دوسری کشتی پر سوار ہوا اور دوسری کشتی کا ملاح بھی وہی اکرم نامی شخص ہے۔ اور وہ ہمیں آناً فاناً دوسری کشتی پر سوار کرا کر کنارہ پر لے گیا۔ کنارہ کیا ہے ایک بہشت کا ٹکڑا ہے۔ جہاں تک نظر جاتی ہے سبزہ زار ہی ہے۔ باغات کثرت سے اور پانی کی نہریں جاری ہیں۔

غرضیکہ اس کنارہ پر پہونچکر ہمیں وہ خوشی اور راحت حاصل ہوئی ہے کہ وہ سمندر کا پہلا ڈراونا اور بھیانک نظارہ اس طرح دور ہوا سمجھو کہ وہ تھا ہی نہیں۔ اور واقعی مجھے کرب العظیم سے نجات ملی۔ یہ دیکھ کر میری طبیعت بہت بشاش تھی۔ اور مجھے حد سے زیادہ خوشی محسوس ہوئی۔ سمجھو کہ اس وقت سے ٹھیک دکھوں کی گھٹاٹوپ سیاہ ڈاکن نے میرے گھر سے بوریا بستر باندھنا شروع کیا۔ اور سکھوں اور آرام کی دیوی کے حسن کی کرنیں میرے گھر میں پڑنی شروع ہوئیں۔ اور صبح اوٹھ کر میں دیکھتا تھا کہ جسطرح خداوند تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آگ کے لئے یہ حکم دیا تھا:۔ قلنا یا نار کونی بردا وسلما علی ابرھیم۔ واقعی وہ نظارہ میرے سامنے آگیا۔

اس سے دوسرے روز ہی میرا وہ رشتہ دار جو ایک روز رہکر یہ کہکر چلا گیا تھا کہ اب ہمارا اور تمہارا کیا رشتہ ہے۔ وہ پاؤں پر آگرا۔ کہ مجھے غلطی ہوئی خدا کے لئے آپ معاف فرمادیں۔ آئندہ کے لئے مجھ سے ایسا نہیں ہوگا۔ آپ میرے بہت محسن ہیں۔ مگر میں اپنی غلطی پر سخت شرمسار ہوں آہ کسی نے کیا خوب کہا ہے:۔

"جے صاحب کجہ کیتا لوڑے ایہاں سبباندے بوچہ چھوڑے"

یعنے اگر خدا چاہے تو سینکڑوں اسباب ایک پل میں انکھی کر دے اس کے تیسرے یا چوتھے روز میرے وہ نہایت ہی قریبی بلکہ اقرب رشتہ دار جو مجھے اپنے سامنے دکھوں کے بھنور میں پڑا ہوا دیکھکر نہایت بے دردی سے چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ اس کے چار پانچ روز کے بعد وہ بھی آگئے۔ اور کہنے لگے کہ واقعی ہم سے سخت غلطی ہوئی۔ اور ہم نے اس امر کو سختی سے محسوس کیا۔ کیونکہ وہ رشتہ (دار) میرے لئے تو عزت کی جا تھا۔ میں نے ہاتھ باندھ کر عرض کیا۔ کہ یہ آپکا اپنا گھر ہے۔ کیا ہوا؟ انسان سے بعض اوقات ایسی فروگذاشتیں ہو ہی جایا کرتی ہیں۔ میرا نام یوسف ہے پہلے یوسف ؑ کے بھائیوں نے بھی یوسف کیساتھ یہی سلوک کیا تھا اگر اس یوسف کے رشتہ داروں نے بھی اس یوسف کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا۔ تو کوئی مضایقہ نہیں۔

پہلے یوسف نے بھی کہا تھا لا تثریب علیکم الیوم اس لئے اب میں بھی یہی کہتا ہوں کہ میرا آپ پر کوئی گلہ نہیں لا تثریب علیکم الیوم۔

سبحان اللہ یہ دیکھہ میری آنکھوں کے سامنے حضرت یونس علیہم السلام کی لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین کی پکار کے بعد یہ نظارہ پھر گیا فاستجبنا لہ ونجیناہ من الغم وکذلک ننجی المؤمنین"

اللہ اللہ کہاں وہ وقت کہ میں اپنے رشتہ داروں کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں۔ ناک رگڑتا ہوں کہ خدا کے آپ میرے پاس ٹھہر جائیں۔ مگر کوئی کان نہیں دھرتا! ایک یہ کہہ کر کہ اب ہمارا تمہارا کیا رشتہ؟ اور دوسرا دکھوں کے بھنور میں پڑا ہوا دیکھ کر اور نگاہ اونچی کر کے چلا جاتا ہے۔ میں قربان جاؤں اس مولیٰ کریم کے جس نے ہر موقعہ پر مجھے نوازا۔ جو اندھوں کو آنکھیں دیتا ہے۔ جو لولوں کو ہاتھ دیتا ہے۔ جو لنگڑوں کو پاؤں دیتا ہے۔ جو بیکسوں کا سہارا ہے۔ جو یتیموں کا ملجا و ماویٰ ہے۔ جو عاجزوں کی پشت و پناہ ہے۔ جو مُردوں کو زندہ کرتا ہے۔ جو نیست کو ہست میں لاتا ہے۔ جو کالنک کے بچے کو جبکہ اسکی ماں اسے چھوڑ کر کالے کوسوں پر چلی آتی ہے۔ وہ اسکی پرورش کرتا ہے۔ جو پتھر کے کیڑے تک کو سات پردوں میں رزق پہونچاتا ہے۔ بیشک عزیز سے عزیز رشتہ داروں نے مجھے چھوڑ دیا۔ مگر اس خدا نے مجھے نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میرے روم روم کا محمد یوسف بن جائے۔ نہیں نہیں تمام ذرات عالم کا ہر ایک ذرہ محمد یوسف ہو جائے۔ تو بھی تیرا شکریہ نہیں کر سکتا اور قطعاً نہیں کر سکتا۔

ان لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔

میرے بعض دوستوں نے مجھے شادی کے لئے پوچھا۔ مگر میں تو پہلے ہی اپنے آقا نامدار جو دنیا میں خدا کی مخلوق کا سب سے زیادہ مہربان ہے۔ اور جسکی محبت اور شفقت کا ہاتھ ہمیشہ اور ہمیشہ اس عاجز کے سر پر رہا۔ میں اپنی شادی کا معاملہ تو پہلے ہی حضرت کے سپرد کر چکا تھا۔ اور اپنی مرضی کو انکی مرضی میں فنا کر چکا تھا۔ اس لئے میں نے

یہی جواب دیا کہ میں اس معاملہ کو حضرت اقدس کے سپرد کر چکا ہوں۔ جس جگہ بھی حضرت میرے لئے تجویز فرمائینگے انشاء اللہ تعالیٰ وہی میرے لئے دین و دنیا میں بابرکت ہوگا۔

چنانچہ میں نے ایک روز خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ میرے پیارے مہربان ماسٹر ضیاء اللہ صاحب جو آجکل چیف کالج لاہور میں ٹیوٹر ہیں۔ اور پہلے ہمارے سکول میں مڈل کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ جو ہمیشہ اس خاکسار کے ساتھ بچوں کیطرح محبت کرتے رہے۔ وہ مجھے خواب میں ملے۔ اور مجھے کہنے لگے کہ تمہاری شادی گوجرانوالہ میں ہوگی۔ اور اگر تمہیں گھر معلوم نہیں ہے تو آؤ میرے ساتھ چلو میں تمہیں بتلائے دیتا ہوں۔ اس خواب کے بعد میری آنکھ کھلگئی تو دیکھا کہ تہجد کا وقت تھا۔

یہ خواب میں نے اپنے نہایت ہی مہربان بزرگ مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو اور چند اور دوستوں کو بھی بتلائی۔ چند دنوں کے بعد حضرت اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا۔ کہ ہمارا منشاء دو جگہ تمہاری شادی کرنے کا ہے۔ ایک گوجرانوالہ اور دوسرے ایک اور جگہ کا نام لیا۔ میں نے عرض کی کہ میں ہرگز کوئی تخصیص نہیں کرنا چاہتا۔ جس جگہ بھی حضور میری شادی کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ وہی میرے لئے بابرکت ہوگی۔

البتہ میری طرف سے صرف اسقدر درخواست ہے کہ جہاں بھی جلد ہو۔ جب میں نے اپنے بزرگ مہربان مولوی شیر علی سے یہ ذکر کیا۔ تو جناب مولوی صاحب نے فرمایا کہ بہتر ہوتا۔ اگر آپ گوجرانوالہ کے متعلق خواب بھی حضرت کی خدمت میں عرض کر دیتے۔ میں نے عرض کی کہ اب میں اپنی مرضی کو حضرت اقدس کی مرضی میں فنا کر چکا ہوں۔ اور میرا ایمان ہے کہ جس جگہ بھی حضور میرے لئے تجویز فرما دینگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہی اور وہی میرے لئے بابرکت ہوگی۔ اور امکان تھا کہ اس خواب کے اظہار میں میری مرضی کا دخل پایا جاتا۔ اس واسطے میں نے خاموشی میں ہی بہتری پائی۔ اور اگر میری شادی گوجرانوالہ میں ہونی ہے جیسا کہ مجھے خواب میں بتلایا گیا۔ تو انشاء اللہ ضرور ہی ہوگا۔ اور اللہ تعالیٰ حضرت سے اس جگہ کرائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سالانہ جلسہ پر میری شادی گوجرانوالہ میں ہی ہوئی اور یہ شادی میرے لئے خدا کے فضل سے دو جہت اور دلی خوشی کا موجب ہوئی۔

ایک تو میری خواب پوری ہوئی۔ اور دوسرے جو میرا یہ خیال تھا کہ جس جگہ بھی حضور میری شادی کرینگے انشاء اللہ تعالیٰ وہی میرے لئے دو جہانوں کی بہتری کا موجب ہوگا وہ بات بھی پوری ہوئی۔ دوست دعا اور دونوں سے دعا فرمادیں یہ میری شادی میرے لئے ہر طرح بابرکت اور رحمت کا موجب ہو۔ آمین۔ یارب العالمین۔

KHILAFAT LIBRARY

اگر آپ آریہ اور اسلام کا مقابلہ و موازنہ کرنا چاہتے ہیں تو آپ فتح المبین کو ضرور ملاحظہ فرمادیں۔ اسکی خوبی کی اس سے بڑھکر اور کیا ضمانت ہو سکتی ہے کہ جب اس کتاب کا مضمون بطور ایک لیکچر کے ایک زبردست آریہ پنڈت صاحب جو اب بالکل خاموش رہا۔ اور سردار بشن سنگھ صاحب نے بہ آواز بلند فرمایا کہ مسلمان مناظر جیت گیا۔ اگر آپ آریہ دھرم اور اسلام کا مقابلہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ تو آپ اس کتاب کو ضرور ملاحظہ فرمادیں قیمت صرف ۴ (مینجر نور)

اس امر کا اندازہ لگانیکے لئے کہ بابا نانک سکھ مذہب حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق اسلام سے کس قدر زبردست تھا۔ اور کسطرح ایسے پر آشوب زمانہ میں جبکہ دو چار کوس کا سفر بھی دشوار تھا۔ ہزاروں کوس کی مسافت طے کر کے حج کعبہ کیلئے گئے۔ اور وہاں جا کر خلوص دل سے نماز اور روزہ کی ادائیگی سے اپنے خدا کی خوشنودی حاصل کی۔ اور تمام دنیا کی برکات کا وارث قرآن مجید کو ٹھہرایا۔ اور دنیا کی سب نعمتوں کے حصول کیلئے اسلام پر چلنے کی تاکید فرمائی۔ اس بینظیر کتاب کے سب حوالجات سکھ صاحبان کی مشہور و معروف کتب گرنتھ اور جنم ساکھی وغیرہ سے لئے گئے ہیں غرضیکہ یہ کتاب قابل دید ہے۔

اور سکھ صاحبان میں تبلیغ اسلام کا ایک احسن ذریعہ ہے بفضل ایزدی اب اس کا دوسرا ایڈیشن شایع ہوا ہے۔ مگر کوئی سکھ دوست اسکے ایک حوالہ کا بھی رد نہیں کر سکا ۲۵۰ صفحات کی ضخیم کتاب قیمت صرف ۴ (مینجر نور قادیان سے منگائیں)

ایک آریہ اور مسلمان کی دلچسپ گفتگو

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

عبدالرحمن:۔ بہت اچھا اگر آپ مصر ہیں تو میں مجبور ہوں کہ آپکی مذہبی کتابوں کے حوالوں سے آپ کو اس کا نقیب و فراڈ ثابت کروں۔ شریدھا گوت کا مصنف جس کو تمام سناتن ہندو اللہ تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ خیال کرتے ہیں۔ مگر سوامی دیانند صاحب ایسے برگزیدہ انسان کی شان میں یہ فتویٰ دیتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کا دوسرا ایڈیشن صفحہ ۳۲۰ و ۳۲۱۔ شریدھا گوسنا کے بنانے والے لال بجھکڑ کا کیا کہنا تجھکو ایسی ایسی جھوٹی باتیں لکھنے میں ذرا بھی نہ لاج۔ بالکل ہی ننگا۔ بھلا ان جھوٹی باتوں کو اندھے پوپ باہر اور اندر کی آنکھوں والے ہی ان کے چیلے سنتے اور مانتے ہیں بڑی حیرانی کی بات ہے یہ انسان ہیں یا کچھ اور۔ ایسے گرنتھوں کے بنانے والے ہی کیوں نہ مر گئے۔ اور پیدا ہوتے ہی کیوں نہ ہو گئے!!

واہ وا۔ ان کلمات سے کیسی محبت ٹپکتی ہے۔ اس محبت کے کیا کہنے؟

بشمبر دیال:۔ یہی تو ہمارے مذہب کے سچا ہونے کی بین دلیل ہے۔ اور ہمارے رشی جی کی اخلاقی جرأت کا ثبوت ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے فلاسفروں اور پنڈتوں کی غلطیاں نکالنے سے نہ چوکے؟

عبدالرحمن:۔ کیا آپ کے نکتہ خیال سے آجتک جسقدر مختلف مذاہب کے ہادی اور بانی گذرے ہیں جنکے نام لیووں کی تعداد لاکھوں سے گذر کر کروڑوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ کیا وہ کل کے کل خدا خواستہ جھوٹے اور مکار تھے؟

بشمبر دیال:۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ بات وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتی۔ آجتک جسقدر ہادی اور پیغمبر دنیا میں تشریف لائے ہیں جن میں کثرت سے ہمارے رشی

سی شامل ہیں۔ وے سب کے سب خدانخواستہ جھوٹے اور مکار رہوں!"

عبدالرحمن:۔ بہت اچھا تو پھر سوامی دیانند جی مہاراج بڑھ عارف کے متعلق جنکی نسبت کثرت سے اہل اسلام حسن ظن رکھتے ہوں کہ وہ بھی مثل اللہ تعالےٰ کے ان برگزیدوں میں سے ایک برگزیدہ بندہ تھا جنہیں خدا تعالیٰ دنیا کی نجات کے لئے منتخب کرتا ہے۔ مگر سوامی جی مہاراج ستیارتھ پرکاش کے ۴۲۹ و ۴۳۰ صفحہ پر ان کی نسبت تحریر فرماتے ہیں:۔ کہ بدھ ازم کے اچارج سوارتھی! (خودغرض) تھے۔ (یعنی بدھ اور ان کے کئی پرچارک جو راج پاٹھ یا دنیوی منصب چھوڑ کر دھرم پرچار کے کام میں لگے رہے وہ سوامی جی کے نزدیک خودغرض بن گئے۔) پورن وِدوان (کامل عالم) نہ تھے۔ کیونکہ جو سب کی نندیا (عیب، ردّ وغیرہ) نہ کرتے تو ایسی جھوٹی باتوں میں کوئی نہ پھنستا۔ اور نہ ان کا پریوجن (مطلب) سدھ ہوتا۔ ان کے اچارج (واعظ) جانتے تھے۔ کہ ہمارا ست پول پال ہے۔ جو دوسروں کو سنا دینگے تو کھنڈن ہو جائیگا۔ اسلئے سب کی نندیا کرو۔ اور مورکھ جیوں (بیوقوف لوگوں) کو پھنساؤ آہ کیسی ہر دل عزیز تعلیم ہے!"

بشمبر دیال:۔ تو اس میں عیب ہی کیا ہے کہا۔ بدھ عارف یا اس کے چیلوں نے خدا کی ہستی سے انکار کر کے لوگوں کو دہریت کی طرف کھینچا۔ اس لئے سوامی جی مہاراج نے برملا ان کے پول کو ظاہر کر کے ان کا کھنڈن کر دیا!"

عبدالرحمن:۔ اول تو اس بات پر یقین کرنے کے لئے آپ کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں کہ بدھ عارف نے خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کر دیا ہو۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ کسی ہادی کے گذر جانے کے بعد وہ قوم بعض مذہبی مسایل میں اجتہاد کر کے کچھ کا کچھ بنا لیتی ہے۔ اگر اس وقت ہم تھوڑی دیر کے لئے آپ کے ہمخیال بھی ہو جائیں کہ خدانخواستہ بدھ عارف نے دہریت کی تعلیم دی ہے۔ تو پھر فرمائیے باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ جیسے صوفی منش بزرگ کو سناتنی۔ عیسائی مسلمان بالاجماع ایک بزرگوار بندہ خیال کرتے ہیں۔ اور تو اور مسلمانوں نے تو باوا نانک رحمۃ اللہ کی پوتر تعلیم کی نسبت تین ضخیم کتابیں۔ سنت بچن۔ اور سوانح عمری باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ۔ اظہار الحق۔ لکھی ہیں۔ مگر سوامی صاحب کی نظر عنایت سے یہ صوفی منش بھی نہ بچ سکا۔ چنانچہ سوامی صاحب ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۵۶ پر گورو نانک رہ دیو جی نسبت یہ ریمارک دیتے ہیں:۔

"چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی پگ اڑاؤں۔ (ٹانگ اڑاؤں) یہ بات (اپنی ماں پر تشٹھا اور اپنی پرکھ یا تی (عزت اور شہرت اچھا (خواہش) ازبس تھی۔ جب کچھ ابھیمان تھا تو مان پر تشٹھا (بڑائی) کے لئے کچھ دمبھ (بھی کیا ہوگا!" آہ پیارے بھائی عزیز سے دیکھ! ایسے صلح کل اور بے ضرر اور صوفی منش کے متعلق یہ خیال آہ۔ افسوس!۔

بشمبر دیال:۔ آپ کو اور ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم بڑوں کی باتوں میں دخل دیں۔ وہ جانے اور ان کا کام جانے۔ ہماری کیا حیثیت ہے۔ کہ ہم ان کی ایک یا دوسری رائے کے متعلق انگلی اٹھا سکیں۔ مگر کیا اس کے علاوہ بھی آپ کوئی مثال دے سکتے ہیں؟ جس میں سوامی جی نے کسی ہادی کی نسبت کوئی خاص خیالات ظاہر کئے ہوں!"

KHILAFAT LIBRARY

عبدالرحمن:۔ آپ فرماتے ہیں کہ ہمیں بڑوں کی باتوں باتوں پر زیادہ غور نہیں کرنی چاہیئے۔ حالانکہ بندہ پرور بڑوں کی باتیں ہی ہماری رہبری کا موجب ہوتی ہیں ہمیں چاہیئے کہ مذہبی معاملات میں پھونک پھونک کر قدم رکھیں۔ مذہب کوئی بازار کا سودا نہیں۔ اس پر انسان کی حیات ممات کا دارومدار ہے۔ اس کی نسبت اندھا دھند شواش اچھا نہیں۔ اور پھر پوچھتے ہیں کہ کیا سوامی جی نے کسی دوسرے مذہبی ہادی کی نسبت بھی ایسی رائے ظاہر کی ہے سو براہ نوازش اب آپ ذرا غور سے سنیئے گا عیسائی۔ موسائی۔ وغیرہ اور ہندوستان کے دیگر مدبر اور مؤرخ اسبات کو مانتے ہیں کہ جس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا۔ اس وقت نہ صرف خاص عرب میں بلکہ کل روئے زمین پر تاریکی کے بادل چھائے ہوئے تھے۔ اور خصوصاً عرب میں تو وہ دھندوکارہ مچا ہوا تھا۔ جس کا تصور کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں وہاں غریب سے غریب انسان دن میں تین چار وقت شراب پیتا تھا۔ انکی طبیعت میں درندگی اسقدر تھی کہ ذرا ذرا سی بات پر قبایل کے قبایل کٹ مرتے تھے۔ ان کے اخلاق اسقدر تباہ ہو چکے تھے کہ وہ ماں بہن تک سے پرہیز نہ کرتے تھے۔ غرض انکی بدکاریاں بیحد و حساب تھیں جنکے ظاہر کرنیکے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بجائے پانچوقت کی شراب کے پانچوقت کی نماز مقرر فرمائی۔ جس میں وہ توحید کے ذمزمے الاپنے لگے۔ ان کی طبیعت سے درندگی کی خصلت دور کر کے اخوت کا بیج بویا اور غیر محرم عورت کیلئے غض بصر کا حکم نافذ فرمایا۔ غرضیکہ میں ان کے پراوپکار کو کہانتک بیان کروں۔ مگر افسوس کہ سوامی جی نے ان کی شان میں سخت کلامی سے کام لیا۔ چنانچہ ستیارتھ پرکاش کے دوسرے ایڈیشن کا ۵۳۵ صفحہ ملاحظہ فرمایئے۔ جس میں لکھا ہے:۔

"دیکھئے محمدؐ صاحب کی لیلا یہ قرآن قرآن کا خدا۔ اور مسلمان لوگ اندھیرے میں ہیں۔ اور دیکھئے محمدؐ صاحب کی لیلا کہ جو تم میرا پیچھا کروگے تو تمہارا خدا پیچھا کرے گا۔ اس سے سدھ ہوتا ہے کہ محمدؐ صاحب کا انتہ کرن (دل) شدھ نہیں تھا۔ اس لئے اپنا مطلب سدھ کرنے کے لئے محمدؐ صاحب نے قرآن بنایا یا بنوایا۔ ایسا وودت (ظاہر) ہوتا ہے۔" پھر اور ملاحظہ فرمایئے۔ اسی کتاب کے صفحہ ۵۴۲ پر لکھا ہے:۔ اب دیکھئے خدا اور رسول کے پکش پات کی باتیں محمدؐ صاحب آدی (وغیرہ) سمجھتے تھے۔ کہ جو خدا کے نام سے ایسا ہم نہ لکھیں گے تو اپنا مذہب نہ بڑھے گا۔ اور پدارتھ (سامان) نہ ملیں گے۔ آنند بھوگ نہ ہوگا۔ اس سے ودت ہوتا ہے کہ وے اپنے مطلب کرنے میں پورے تھے اور اپنے (اوروں) کے پریوجن (مطلب بگاڑنے میں!" آہ افسوس!

بشمبر دیال:۔ بحیثیت مذہبی ریفارمر ہونیکے سوا جی کا یہ فرض تھا کہ وہ مثل ڈاکٹر کے چیر پھاڑ کا کام بھی کرتے۔ بغیر کھنڈن منڈن کے اصلیت ظاہر نہیں ہوا کرتی۔ مگر کیا اس کے علاوہ آپ کسی دوسرے مذہبی ریفارمر کی نسبت بھی کوئی حوالہ پیش کر سکتے ہیں جسمیں سوامی صاحب نے انکی حقیں بازیبا الفاظ کہے ہوں!"

آپ کے نزدیک

KHILAFAT LIBRARY

ایک سادھو کو پھانسی کی سزا

قوانین قدرت کی خلاف ورزی کے عواقب و نتائج!

ششن جج سمبل پور نے مانک ٹن سادھو کو جس کی عمر بہ مشکل پچیس سال ہوگی۔ ایک عورت کو قتل کرنے کی پاداش میں پھانسی کی سزا دی۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔ کہ سمات گندیانی جس کی عمر ۱۸۔ سال کے قریب ہوگی۔ اپنے والدین کے یہاں رہا کرتی تھی۔ اس کے والدین ایک گاؤں میں سکونت پذیر ہیں۔ جو شہر سے چھ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ گندیانی کی اپنے شوہر سے ان بن تھی۔ اور مانک ٹن سادھو سے ناجائز تعلق تھا۔ سادھو جی کو کافہ انام بڑا بھلا پرش اور دیوتا سمجھتے تھے۔ سادھو جی نے بہ نظر تحفظ ننگ و ناموس گندیانی کو جنگل میں لیجا کر قتل کر دیا اور اس کی نعش کو اسی جگہ گاڑ دیا۔ ایک دو دن کے بعد نعش کو گیدڑوں نے زمین سے نکال لیا۔ جس سے عامۃ الناس میں قتل کا واقعہ مشہور ہو گیا۔ پولیس نے تحقیقات و تفتیش کی۔ تو مانک ٹن سادھو کو قصوروار پایا۔ چنانچہ اس نے اپنے جرم کا اعتراف و اقبال کیا۔ بالآخر عدالت میں چالان کیا گیا۔ اور سادھو جی مہاراج اپنے کیفر کردار کو پہنچے۔ ان فی ذالک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شھید۔ (پ ۲۶ س ق ع ۱) :- جو شخص صاحب دل ہے یا کان لگا کر حضور قلب سے بات کو سنتا ہے۔ اس کے لئے تو اس واقعہ میں کافی نصیحت ہے۔

غور کرو مانک ٹن نے قوانین قدرت سے منحرف ہو کر رہبانیت اختیار کی۔ اپنی فطری خواہش جائز طور پر احصان و ازدواج سے پوری نہ کر سکا۔ ناچار اس کو اتخاذ اخدان کیطرف رجوع کرنا پڑا۔ بالآخر ایک جرم کے اخفا کی کوشش میں اکبر الکبائر جرم قتل نفس کا مرتکب ہوا۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو شخص جائز طور پر اپنی فطری قوے اور جذبات کا استعمال نہیں کرتا۔ اس کو ناجائز وسایل سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور اس طرح فواحش اور معاصی میں مبتلا ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ ذالک ہو الخسران المبین کا مورد و مصداق بنتا ہے۔

بلاشبہ تمام مذاہب کا اصل اصول اصلاح تمدن ہے اور اس سے یہی انکار نہیں کیا جا سکتا کہ رہبانیت منافی تمدن ہے۔ پھر جائے حیرت اور استعجاب ہے۔ کہ تمام ادیان رہبانیت کو بہ نظر استحسان دیکھتے ہیں اور کافہ انام رہبانیت کی زندگی کو معیار تقدس سمجھتے ہیں۔ ان ھذا لھو العجاجیب الزمن۔ ہندوؤں میں سادھو۔ یہودیوں میں رہبان اور عیسائیوں میں مرجع خلایق ہیں۔ عامۃ الناس تو ان کو صرف مقدس نفوس ہی نہیں سمجھتے بلکہ ان کے رتبہ و پایہ میں اس قدر غلو کرتے ہیں۔ کہ ان کو ارباباً من دون اللہ ٹھیرا رکھا ہے البتہ دین فطرت نے سارے تیرہ سو سال گذرے ہیں کہ رہبانیت کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تھی۔ چنانچہ قرآن حکیم میں ہے ورھبانیۃ نِ ابتدعوھا ما کتبنھا علیھم ط (پ ۲۷ س الحدید ع ۳) اور لذت دنیا کو خیرباد کہنا "لوگوں نے خود ایجاد کیا۔ ہم نے ان پر وہ طریق فرض نہیں کیا تھا"۔

تمام ادیان کی تعلیم و تلقین کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ انسان کا شرف و کمال اسی میں ہے کہ صرف قوت لایموت اور ستر جسم پر قانع رہے۔ اور لذائذ و نعیم دنیوی کو حرام مطلق یا سم قاتل سمجھے۔ مگر دین فطرت فرماتا ہے:-

یایھا الذین اٰمنوا لا تحرموا طیبٰت ما احل اللہ لکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (پ ۷ س المائدہ ع ۱۲) مسلمانو! خدا نے جو ستھری چیزیں تمہارے لئے حلال کر دی ہیں ان کو اپنے اوپر حرام نہ کرو۔ اور حد سے بھی نہ بڑھو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

دوسرے مقام پر ہے قل من حرم زینت اللہ التی اخرج لعبادہ والطیبٰت من الرزق۔ (پ ۸ اعراف ع ۴) اے پیغمبر ان لوگوں سے پوچھو کہ اللہ نے جو زینت کے ساز و سامان اور کھانے پینے کی ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں۔ ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ اسلام بتاتا ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہے زمین و دشت کوہ و دمن یا شجر و حجر شمس و قمر لعل و جواہر نباتات و جمادات۔ فواکہ و ملاح سب کچھ اس لئے ہے۔ کہ انسان روئے زمین پر خلیفۃ اللہ بنکر جائز طور پر ان سے متمتع ہو۔ الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السموٰت وما فی الارض واسبغ علیکم نعمہ ظاھرۃ و باطنۃ (پ ۲۱ لقمان ع ۳) کیا تم لوگوں نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ سب کو اللہ نے تمہارا مطیع و فرمانبردار بنا رکھا ہے اور تم پر اپنی ظاہری اور باطنی سب طرح کی نعمتیں پوری کی ہیں"۔

اسلام نے اپنی روشن تعلیم و تلقین سے اس رہبانیت کا قلع قمع کر دیا ہے۔ جس کے بل پر غیر مسلم اقوام کے مقتدا و پیشوا ترک دنیا بردم آموزند۔

کے مورد و مصداق بن رہے ہیں۔

نہایت افسوس و اندوہ ہے کہ بعض مسلمان مشایخ و زہاد اسی رہبانیت کے لباس میں اپنی ادعائی شیخیت و تقدس اور زہد و تقویٰ کا سکہ خوش عقیدہ مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہے ہیں۔ کیا ان کا طریق عمل اسلام کے روشن احکام کے مطابق ہے؟۔ (نور الدین گوجرانوالہ)

دوائی مقوی اعضائے رئیسہ

مجھے ایک نسخہ ایک نہایت ہی باخدا بزرگ سے ملا ہے جس کو میں نے نہایت ہی احتیاط سے تیار کیا ہے۔ جہاں تک میں نے اس کو مریضوں پر استعمال کیا بہت ہی مفید اور نافع پایا۔ اس واسطے عام لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں کہ اسے ایک دفعہ منگا کر استعمال کریں۔ انشاء اللہ بہت مفید پائینگے۔

قیمت ۴۰ بیس گولی ایک روپیہ عہ

پتہ:-

ع ج۔ معرفت دفتر نور قادیان

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانیوالی عبارات کا التزام کیا جاتا ہے۔ کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود و ملحوظ نہیں ہوتا۔ اسلئے میں بفضلہ تعالےٰ اشتہاریوں کے عام اور مذکورہ بالا شیوہ سے احتراز کر کے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا رہی

(۲) جنکے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا ام الصبیان یا ام القرینہ (اٹھرا) سے ضایع ہو جاتے ہوں۔ یا

(۳) جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو۔ یا

(۴) جو مرض سیلان ابیض (لیکوریا) یعنے سفید پانی آنیکی وجہ سے مریض ہوں۔ وہ سب اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کر کے اور اس کے فضل اور احسان کے امیدوار ہو کر مجھے تریاق امراض نسوان منگائیں جسکے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونیمیں مجھے بفضلہ تعالےٰ ذرہ بھر بھی شبہ نہیں۔ پہلی اور تیسری صورت میں نو ماہ اور دوسری صورت میں ایک سال اور چوتھی صورت میں ۳ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔ پرچہ ترکیب استعمال ہر صورت میں ہمراہ دوائی ہوگا

KHILAFAT LIBRARY

المشتہر حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب محمد علیخانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ مقام قادیان ضلع گورداسپور

لوگو آنکھیں بڑی نعمت ہیں

ہم نے کمال محنت شاقہ سے محض دوستوں کی خیر خواہی سے طب کی قلمی اور پرانی کتابوں سے ایک آنکھوں کے لئے سرمہ تیار کیا ہے یہ سرمہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ دہندہ جالا پھولا پڑیال سفیدا سرخی اور ابتدائی موتیابند لگرے۔ غرضیکہ آنکھوں کی ہر ایک بیماری کیلئے نہایت ہی مفید ہے۔ قیمت فی تولہ عہ

ملنے کا پتہ: حکیم ذوالفقار علی صدیقی۔ ہاتھی دروازہ بٹالہ (پنجاب)

طیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظمیٰ کو اشتہاری ادویات سے خراب نہ کیجئے

سرمہ سیاہ برائے استعمال روزانہ قیمت " ۴ر

سرمہ سفید۔ پھولا۔ جالا۔ دہندہ۔ غبار کو دور کرتا ہے " ۸ر

سرمہ نجات۔ دکھتی آنکھوں کا جادو ایک دفعہ میں آرام " ۸ر

جوہر بصر۔ لاعلاج پرانی آنکھ کی بیماریوں کیلئے معجزہ ہے۔ ناخنہ ڈھلکا۔ پھولا۔ جالا۔ نزول الماء کو دور کرتا ہے قیمت عہ

سرمہ نایاب۔ جواہرات سے ہزار ہا درجہ قیمتی ہے ایکدفعہ استعمال کیجئے قیمت ۸ر

—

اکسیر معدہ۔ طب یونانی کا پنجوز۔ نمک سلیمانی یا اجوائن نہیں ہے

قیمت

ہمارے کارخانہ کے طیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست منگا کر ملاحظہ کیجئے

جوندامل کمپنی۔ منٹگمری

نوٹ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۵ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے دس شریف لکھی پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے۔ ۱۲۴ع

جس کا درد وہی جانتا ہے؟
دوسرا کیوں کر جان سکتا ہے؟

یوں تو کوئی ایسا مرض نہیں جسکی تکالیف سے مریض نالاں اور پریشان نہو مگر دمہ کے مریض خاصکر دمہ کے ناقابل برداشت تکلیف سے واقعی بہت ہی پریشان ہوتے ہیں اور رات و دن سانس پھولنے کی وجہ سے دم نکلے جاتے اور نیند تک حرام ہو جاتی ہے دیکھئے آج اسکو کسقدر تکلیف ہے لیکن افسوس ہے کہ اس لاعلاج مرض کی بازاری دوا زیادہ تر نشیلی اشیاء اور دھتورہ بھنگ بلاڈونا پوٹاس ای اوڈائڈ دیکر بنتی ہے۔ اس لئے فائدہ ہونا تو درکنار مریض بے موت مارا جاتا ہے ڈاکٹر برمن کی کیمیائی اصول سے بنی ہوئی دمہ کی دوا انمول جوہر ہے یہ صرف ہماری بات نہیں ہے بلکہ ہزاروں مریض اس مرض سے نجات پاکر مداح ہیں آپنے بہت خرچ کیا ہوگا لیکن ایک مرتبہ اسے بھی آزمائیں۔ اسمیں نقصان نہیں قیمت فی محصول ۵ر اس دواء کے دو فوائد ہیں (۱) خوراک میں دمہ دبتا ہے (۲) اور کچھ روز کے استعمال سے جڑ سے جاتا ہے اور جب تک استعمال میں رہے دورہ نہیں ہوتا۔ دیکھئے بابو کالکا پرشاد صاحب موضع کھردسا ضلع جالون کیا لکھتے ہیں:۔ آپکی دمہ کی دوا سے مجھے اسقدر صحت ہوگئی کہ آپکے احسان دوائی دمہ کی تعریف نہیں کر سکتا

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ مارا چندوت اسٹریٹ کلکتہ

طبی مشورہ

پہلا حصہ دوسرا ایڈیشن طبی دنیا میں بزبان اردو ہندوستان کی سب سے پہلی مفید علم اور سستی کتاب ہے مختصر فہرست مضامین:۔ طبابت میں خطرناک تجارت بیماری اور دوا امراض کی ماہیت اور علاج دس قدرتی معالج ڈاکٹر ہوا ڈاکٹر پانی ڈاکٹر غذا ڈاکٹر قادرہ ڈاکٹر نیند ڈاکٹر ورزش ڈاکٹر آگ ڈاکٹر آفتاب ڈاکٹر خیال ڈاکٹر اعتقاد و ڈاکٹر توجہ یہ بھی علاج بذریعہ قوۃ ارادی اسان نسخہ جات اور عام ادویہ کے خواص روزانہ ضرورت کی اشیاء و پرہیز معلومات افیون بھنگ تاڑی چائے سلاجیت شراب کافور اگست ڈوگ وغیرہ وغیرہ نجارتی بدیہی قبض پلیگ زکام دمہ ہیضہ امراض چشم و ہیضہ و حاملہ متفرق امراض پر دلچسپ مشورہ بعوض علاج نوٹ کی تشریح اور طریق وغیرہ پر بیشمار مضامین درج ہیں قیمت فی جلد ۴ محصول ڈاک ۲ر تین جلد بمعہ محصول ڈاک ۹ر دوسرا ایڈیشن پہلے سے بہت تبدیل شدہ ہے

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو!!!

میاں الہ بخش طبی مشیر کنور مہندر سنگھ صاحب بہادر آف کپورتھلہ۔ یہ کتاب پبلک کو ہر طرح سے مفید ہے۔

ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم۔ اے بیرسٹرایٹ لا۔ لاہور طبی مشورہ کا مطالعہ ہر شخص کیلئے بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتہ: ہیتہ سیتارام دت کویراج مصنفہ چشمہ زندگی شودھن دوہی قانون نفیلت ادویہ اوشدھالیہ صدر بازار راولپنڈی

نور قادیان۔ نہایت ہی مفید ہدایات درج ہیں

بدر قادیان۔ نہایت ضروری مفید مشورے دیکر ملک کی بے انتہا خدمت کی ہے۔ یہ قیمتی مشورہ ہے۔

ہندوستان لاہور۔ بیسویں صدی کے عم طب کا طرز کھینچ دیا ہے غرضیکہ نہایت ہی مفید اور دلچسپ کتاب ہے۔

آریہ گزٹ لاہور۔ واقعی مفید ہے۔

سناتن دھرم پرچارک امرتسر واقعی یہ ایک مفید رسالہ ہے

راجپوت گزٹ لاہور۔ بہت سے قیمتی طبی طریق درج ہیں۔

پیسہ اخبار لاہور مفید ہدایات ہر پہلو پر ہیں پرکاش بہت قیمتی ہدایات درج ہیں۔

میڈیکل ڈائجسٹ امرتسر پنجابی لاہور کئی مفید ہدایات درج ہیں